ہے۔ اگر بات یہی ہوتی کہ پتھر عربوں نے مارے، اور اصحاب فیل بھس بن کر رہ گئے، اور اس کے بعد پرندے ان کی لاشیں کھانے کو آئے، تو کلام کی ترتیب یوں ہوتی کہ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ (تم ان کو پکی ہوئی مٹی کے پتھر مار رہے تھے، پھر اللہ نے اُن کو کھائے ہوتے بھس جیسا کر دیا، اور اللہ نے اُن پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیئے)۔ لیکن یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے جُھنڈ بھیجنے کا ذکر فرمایا ہے، پھر اُس کے مُتّصلاً بعد تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ (جو ان کو پکی ہوئی مٹی کے پتھر مار رہے تھے) فرمایا ہے، اور آخر میں کہا ہے کہ پھر اللہ نے ان کو کھائے ہوئے بھس جیسا کر دیا۔

؎ اصل الفاظ ہیں كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔ عصف کا لفظ سورۂ رحمان آیت ۱۲ میں آیا ہے: وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ "اور غلّہ بھوسے اور دانے والا"۔ اِس سے معلوم ہوا کہ عصف کے معنی اُس چھلکے کے ہیں جو غلّے کے دانوں پر ہوتا ہے اور جسے کسان دانے نکال کر پھینک دیتے ہیں، پھر جانور اُسے کھاتے بھی ہیں، اور کچھ ان کے چبانے کے دوران میں گرتا بھی جاتا ہے، اور کچھ ان کے پاؤں تلے روندا بھی جاتا ہے۔

---

## ضروری تصحیح

تفہیم القرآن، جلد دوم، صفحہ ۶۴۷، سطر ۳ میں ترجمے کی ایک غلطی ہو گئی ہے جس کی اصلاح ضروری ہے۔ موجودہ ترجمہ یہ ہے:

"بنی اسرائیل سے پوچھ لو کہ جب وہ سامنے آئیں"

اس کو بدل کر یوں کر دیا جائے:۔

"بنی اسرائیل سے پوچھ لو کہ جب موسیٰ اُن کے ہاں آئے"

---